Batch: 061

تاریخ __/__/__ نام: طاہرہ ظفر

عقیدۂ آخرت کی وضاحت کریں۔ اس کے انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب:

1 تعارف:-

کسی بھی انسان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اُسے عقیدۂ آخرت پر کامل یقین نہ ہو۔ عقیدۂ آخرت ایک انسان کی زندگی میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ درحقیقت انسان کے تمام اعمال کا دارومدار اسی عقیدے پر ہے۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دنیوی زندگی ختم ہو جائے گی اور مرنے کے بعد تمام انسانوں کو دوبارہ حکمِ خداوندی کے تحت اٹھایا جائے گا اور ان کے اعمال اللہ پاک کے حضور پیش کیے جائیں گے اور ان ہی اعمال کی بنیاد پر جزا اور سزا کا فیصلہ ہو گا۔

2 معنی و مفہوم:-

"آخرت" مؤنث ہے لفظ آخر کی۔ اور ضد ہے اولی کی۔ آخرت کا مطلب ہے "بعد میں آنے والی"۔ ہماری اس دنیوی اور عارضی زندگی کو "الحیاۃ الدنیا" کہا گیا ہے۔ یعنی دُنیا کی زندگی۔ اور آخرت کو "عقبیٰ" کہا گیا ہے یعنی بعد والی زندگی

تاریخ: ___/___/___

3 اسلام کا تصورِ آخرت:-

اسلام میں تصورِ آخرت / عقیدہ آخرت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے مطابق دنیا کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور کائنات ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ اور مردوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور رب کے حضور پیش کیا جائے گا اور انسان کے تمام تر اعمال کا حساب و کتاب ہوگا۔ اعمال کی بنیاد پر انسان سزا اور جزا کا مستحق قرار ہوگا۔ جس کے اچھے اعمال زیادہ ہوں گے اسے جنت کی صورت میں انعام ملے گا اور برے اعمال والے انسانوں کو سزا سنائی جائے گی۔

اسلام کے تصورِ آخرت کے چند نکات درج ذیل ہیں۔

(۱) موت پر یقین:-

ہر مسلمان کا اس بات پر کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کو موت آنی ہے۔ اور مرنے کے بعد انسان ایک ایسی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے کہ جو دائمی ہے۔ اس عارضی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی تو آخرت کی زندگی ہے"

(سورۃ مومن: 39)

"یہ دنیا کی زندگی تو کچھ نہیں ہے۔ مگر کھیل اور دل کا بہلاوہ۔ اصل زندگی تو دارِ آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے"

تاریخ: ___/___/___

2 اس دنیوی زندگی کا خاتمہ انسان کی زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک زندگی سے دوسرے عالم میں تحویل و تبدیل ہے۔ مرنے سے صرف انسان کا جسم فنا ہوتا ہے مگر روح نہیں۔

3 عالم برزخ پر یقین:۔

عالم برزخ زندگی اور موت کے درمیان ایک عالم ہے جس میں تمام جن و انس کو موت کے بعد رہنا ہے۔ اس کے دو درجے ہیں۔

(i) **علیین:** اچھی ارواح کے رہنے کی جگہ

(ii) **سجین:** بری ارواح کے رہنے کی جگہ

4 دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین:۔

انسان کو موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں انسان جو بوئے گا۔ آخرت میں اس کی فصل کاٹے گا۔ اچھے اعمال کی بنا پر جزا اور برے اعمال کی بنا پر سزا سنائی جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> "اور جس نے ذرہ برابر نیکی ہے وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ اسے دیکھے گا"

تاریخ ___/___/___

کہ آخرت کی زندگی اس دنیوی زندگی سے بہتر ہے۔ جیسا کہ سورۃ الضحیٰ میں ارشاد ہے

"اور آخرت کی زندگی تمہارے لیے اولیٰ بہتر ہے"

"اور یہ لوگ دنیا کی زندگی سے خوش ہیں حالانکہ آخرت کی زندگی کے مقابلے میں دنیوی زندگی ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ نہیں"

(سورۃ الرعد)

5۔ رسول کریم ؐ کا فرمان ہے کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی اہمیت مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس دنیا میں پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

1) عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

(1) زندگی کی مقصدیت پر یقین:۔

عقیدہ آخرت پر ایمان ہونے سے انسان کو اس کی زندگی کا مقصد معلوم ہوتی ہے۔ کہ ورنہ یہ زندگی عبث اور بے مقصد لگے۔ آخرت پر یقین نہ ہونے کی صورت میں انسان کو اس دنیا میں آنا، کھانا پینا، جوان ہونا اور مصائب برداشت کرنا بے مقصد لگے اور

اور انسان صرف فطرت کے جبر کے تحت زندگی بسر کرے جیسا کہ جانور اور باقی جاندار - اور انسان کے لئے ایسی زندگی بسر کرنا مزید اذیت کا باعث ہو کیونکہ انسان کو اللہ نے عقل و شعور عطا کیا ہے۔

(ii) احساس ذمہ داری:-

عقیدہ آخرت پر یقین ہونے کی وجہ سے انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے - اور اس کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے۔

(iii) نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب:-

انسان کو اس بات کا احساس ہو کہ وہ اللہ کے حضور اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہوگا تو وہ اپنے نفس کو برائی سے روکتا ہے اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتا ہے۔ جنت کی خواہش اور دوزخ کے خوف سے اس کے اندر نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

(iv) حوصلہ و ہمت:-

عقیدہ آخرت پر ایمان انسان کے اندر ہمت و حوصلہ پیدا کرتا ہے - انسان کا اس بات پر کامل یقین ہوتا ہے کہ اس کے نیک اعمال کا صلہ اس کو دنیا میں ملے یا نہیں لیکن روزِ آخرت اس کے اعمالِ صالح کا پورا پورا صلہ اس

تاریخ: ___/___/___

کو دیا جائے گا۔ اس یقین کی بنیاد پر اس میں بلا کسی خوف کے نیک اعمال کرنے کا حوصلہ و ہمت پیدا ہوتی ہے۔

(۷) جرأت و شجاعت:۔

آخرت پر ایمان انسان کو بہادر بناتا ہے۔ کسی دوسرے انسان کا خوف دل میں رکھے بغیر انسان اپنے سارے اعمال خالق اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے خوف سے رہا ہو جاتا ہے۔ انسان کے اندر شہادت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے کیے گئے سارے اعمال کا صلہ اس کو روزِ آخرت ملے گا۔

(۸) اعلیٰ نصب العین:۔

آخرت پر یقین رکھنے کی وجہ سے انسان کا نصب العین بہت اونچا اور اس کے تصورات اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اس کا نصب العین مالِ متاع اکٹھا کرنے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کے بجائے ایسے اعمال کرنا ہوتا ہے جو آخرت میں اس کے کام آ سکیں۔

2. اجتماعی زندگی پر اثرات:۔

1. فروغِ تقویٰ:۔

ہر مسلمان اپنی آخرت کو سنوارنے کی

تاریخ: ___/___/___

خوابش رکھتا ہے اور اِس کے لئے سب سے بہترین راستہ تقویٰ
و پرہیزگاری کا ہے۔ کیونکہ ہر شخص اس حقیقت سے آگاہ ہے
کہ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور اِس احساس
کے تحت اُس میں تقویٰ و پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔

(ii) فروغِ اعلیٰ اقدار:

عقیدۂ آخرت پر یقین ہونے کی وجہ سے
معاشرے میں اعلیٰ اقدار پروان چڑھتی ہیں۔ انسان نیکیوں کی
طرف راغب ہوتا ہے اور برائیوں سے بچتا ہے۔ اور یوں
معاشرے میں سماجی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(iii) جذبۂ فلاحِ انسانیت:

انسان کے اندر اللہ کی مخلوق
کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان کو اِس بات کا یقین
ہوتا ہے کہ اُس کے ہر ایک اچھے اعمال کا صلہ اُس کو روزِ آخرت
ملے گا۔ اور یوں وہ انسانیت کی مدد اور خدمت کے لیے ہر
وقت تیار رہتا ہے۔